قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَضَّرَ اللهُ امرأً سمعَ منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه

أربعون حديثا فی فضل لا إله إلا الله

اربعین
فضیلت لا الہ الا اللہ

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

لا الٰہ الا اللہ

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی 21

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

21

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

فی فضل لا إله إلا الله

اربعین فضیلت لا الٰہ الا اللہ

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ فضیلت لاالہ الااللہ

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدیر : 488/1۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ... الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔" [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔
الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

1. العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔
2. تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ”أَلَارْبَعُوْنَ فِی فَضْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ“ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدَهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ:

سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴾

(حم السجده : 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دیجیے میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، سو اس کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور اس سے بخشش مانگو اور مشرکوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔“

حدیث: 1

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ.)) [1]

”اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ ہے۔“

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3383۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ذکر سے آسمان کے دروازے کھلنا

حدیث:2

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، حَتَّى تُفْضِیَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب) بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه'' کہتا ہے، تو اس کلمہ کے لیے یقینی طور پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔''

عمل سے قبل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا علم حاصل کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

حدیث:3

((وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [2]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمه، رقم :3590، صحیح الجامع الصغیر، رقم :5648.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 43، 136، مسند احمد: 65/1، 69.

''اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ "لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں'' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا الله اُخروی کامیابی کا ذریعہ ہے

حدیث: 4

((وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَكَانَ جَاهِلِيًّا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي سُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا.)) [1]

''اور حضرت ربیعہ بن عباد الدیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دور جاہلیت میں سوق ذوالمجاز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے لوگو! "لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہہ دو فلاح پا جاؤ گے۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کی پوری دنیا کو دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾

(الاحقاف: 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا نہیں ہوں، اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا، اور نہ (یہ کہ) تمھارے ساتھ (کیا)، میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے

---

[1] مسند احمد: 341/4، رقم: 19004، الأحاد والمثانی، رقم: 963، شیخ شعیب رحمہ اللہ نے اسے حسن الاسناد قرار دیا ہے۔

اور میں تو بس واضح ڈرانے والا ہوں۔‘‘

حدیث 5:

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّكَ تَأْتِی قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِی فُقَرَآئِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.)) [1]

’’اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ارشاد فرمایا: ’’یقیناً آپ اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، لہٰذا سب سے پہلے آپ انہیں ”لا الٰہ الا اللّٰہ“ کی گواہی دینے کی دعوت دیں (اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی وحدانیت کی طرف دعوت دیں) پس اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو آپ انہیں بتلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کر رکھی ہیں، اگر وہ اس بات کو مان لیں تو پھر انہیں بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ کو فرض کر رکھا ہے جو کہ صاحب ثروت لوگوں سے لے کر فقراء کو دے دیا جائے، پس اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو آپ ان کے پاکیزہ مالوں سے بچیں اور تم مظلوم کی بددعا نہ لینا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔‘‘

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، رقم: 1458۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 121.

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ذکر سے خون ومال کی حفاظت

حدیث: 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ.)) [1]

’’اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ ’’لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ‘‘ کی گواہی نہ دے دیں، اور مجھ پر اور جو شریعت میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان نہ لے آئیں جب وہ ایسا کر لیں گے تو اپنا خون اور مال مجھ سے بچا لیں گے الا یہ کہ اس گواہی کے کسی حق کو پامال کر دیں اور اللہ تعالیٰ ان سے حساب لے لے گا۔‘‘

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی اخلاص قلب کے ساتھ گواہی دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۱۴ ﴾ (المؤمن: 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’پس اللہ کو پکارو، اس حال میں کہ دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہو، اگرچہ کافر برا مانیں۔‘‘

حدیث: 7

((وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 125.

لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے اخلاص قلب کے ساتھ گواہی دی کہ "لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں'' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی سچے دل سے گواہی دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (الزمر: 33)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ شخص جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ بچنے والے ہیں۔''

حدیث: 8

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) [2]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ "اَشْهَـدُ أَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ" ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں'' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے گا۔''

---

1. سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم الحدیث: 2355.
2. صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 128.

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر رضا الٰہی کے حصول کی خاطر کرنا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ﴾ (اللیل : 19 تا 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''حالانکہ اس کے ہاں کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ مگر (وہ تو صرف) اپنے اس رب کا چہرہ طلب کرنے کے لیے (دیتا ہے) جو سب سے بلند ہے۔ اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ.)) [1]

''اور حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ حضرت عتبان بن مالک انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ''لا إلــه إلا اللّٰه'' کا اقرار کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار شفاعتِ پیغمبر کا حقدار بناتا ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، رقم: 425.

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ (البقرة : 255)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَّا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے سبب سب سے خوش نصیب کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری شفاعت کے سبب قیامت کے دن

[1] صحيح بخاري، كتاب العلم، رقم: 99.

سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہو گا جس نے خلوص دل سے اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار سے قبر میں استقامت کا باعث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙۗ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝٢٧﴾

(ابراھیم: 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات یعنی کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھتا ہے، اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

حدیث: 11

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أَتَى ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ .)) [2]

"اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ "اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ" "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔" اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یوں بیان فرمایا ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ "اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1369.

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار باعث خیر و برکت

حدیث: 12

((وَعَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي السُّوْقِ: لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.))[1]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ کلمات کہے: "لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" ''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے مرتا نہیں ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔'' اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ خطائیں اس سے معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر ہلاکت اور نقصان سے محافظ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر: 36)

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3429، کتاب الدعاء للطبرانی، رقم: 789، 790۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔''

حدیث: 13

((وَعَنِ الْمُغِيرَةُ بْنِ شُعْبَةَ فِى كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِى دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) [1]

''اور جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف بھی اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے، اسے کوئی منع کرنے والا نہیں اور جسے تو روک دے، اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کے مال و دولت تیری بارگاہ میں نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر باعثِ انعام و فضل

حدیث: 14

((وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ كُلِّ

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الاذان، رقم: 844، صحيح مسلم، رقم: 1342.

صَلاةٍ ، حِيْـنَ يُسَـلِّـمُ: لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـالـلّٰـهِ ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْـفَضْلُ ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ . وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ .)) [1]

’’اور جناب ابوزبیر کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے، اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے: ’’لَآ إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَـيْءٍ قَـدِيْـرٌ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَـعْبُـدُ إِلَّا إِيَّـاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ ، وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ‘‘ ’’اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کی تعریف، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے، نصرت الٰہی کے بغیر، (کسی میں برائی سے) بچنے کی ہمت ہے اور نہ (نیکی کرنے کی) قوت، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اسی اللہ ہی کی طرف سے انعام اور فضل ہے اور اسی کے لیے بہترین مدح و ثناء، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنی بندگی خالص اسی کے لیے کرنے والے ہیں اگرچہ کفار کو برا ہی کیوں نہ لگے۔‘‘

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1343، سنن ابوداؤد، رقم: 106.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر باعثِ آسانی مصائب ومشکلات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝۱۲۹﴾ (التوبة : 129)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیجیے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا.)) [1]

''اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے (موقوفاً) روایت ہے کہ جو آدمی ہر دن صبح شام ''حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ'' ''مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔'' سات بار پڑھ لیا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلات کو آسان کر دے گا اور اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ذکر سے ہر گناہ کی معافی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۳۷﴾ (البقرة : 37)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے، تو اس نے

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم: 5081- یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔

اس کی توبہ قبول کرلی، یقیناً وہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

حدیث: 16

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ إِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ .)) [1]

"اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ إِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ"
"میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس اللہ سے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ زندہ جاوید ہے، اور پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اور اس کے حضور میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں" جو یہ (کلمات کہے، تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ اس نے جہاد سے بھاگنے کا ارتکاب کیا ہو۔"

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کے ذریعہ استغفار کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (نوح : 10-12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کردے گا۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب الاستغفار، رقم : 1517۔ امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ مستدرك حاكم : 511/1.

اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۖ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ (آل عمران : 135)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں۔‘‘

حدیث : 17

((وَعَنْ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ ، مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ ، فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِىَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .)) [1]

’’اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیّد الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو: ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ ، مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِىْ ، فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“ ’’اے اللہ! تو

[1] صحيح بخارى ، كتاب الدعوات ، رقم :6306، سنن نسائى ، رقم :5522 .

ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرہ بندہ ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے وعدے پر قائم ہوں۔ اے اللہ! میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزاد ہوا ہے اور تو نے مجھے پر انعام و فضل کیا اس کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔'' نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (سید الاستغفار) یہ کلمات پڑھے اور اس رات فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس نے صبح پڑھے اور اس دن فوت ہو گیا وہ بھی جنت میں داخل ہو گا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا پرزہ اور گناہوں کے ننانوے دفاتر

حدیث: 18

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي

كَـفَّةٍ ، فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَىْءٌ .)) [1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمائے ہوئے سنا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر ساری مخلوق کے رو برو بلائیں گے، اوراس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں پھر ارشاد ہوگا: تیرے پاس ان بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں ''أَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اس کو تلوا لے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پرزہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہوگا: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پرزہ دوسرے پلڑے میں، تو اس پرزے کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پلڑا اڑنے لگے گا (سچی بات یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی۔''

---

[1] سنـن الترمذی، باب ما جاء فیمن یموت......، رقم :2639، سنن ابن ماجة، رقم : 4300۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾﴾ (الكهف : 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے میں تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهَا اِلَّا حَجَبَتْهُ عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْهِ.)) [1]

''اور سیدنا ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی دے کہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمہ شہادت ضرور اس کے لیے دوزخ کی آگ سے آڑ بن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی

---

[1] مجمع الزوائد: 165/1۔ علامہ ہیثمی نے کہا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔"

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ذکر سے اللہ کے قلعہ میں داخل ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝۱۴﴾ (طٰهٰ : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔"

حدیث :20

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، مَنْ اَقَرَّلِيْ بِالتَّوْحِيْدِ دَخَلَ حِصْنِيْ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِيْ .)) [1]

"اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔"

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر کثرت سے کرنا

حدیث :21

((وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا مِنْ

[1] صحيح الجامع الصغير :243/2.

قَوْلِ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ''لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا الـلّٰهُ'' کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا ذکر نصرتِ الٰہی کا باعث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴾ (البقرة : 214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ، أَوْ حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ .)) [2]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ یا سفر حج سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین (3) مرتبہ ''اَللّٰـهُ اَكْبَرُ'' کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْـمُـلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ،

[1] مسند أحمد: 359/2، الترغيب والترهيب: 4162۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب العمرة، رقم: 1797، صحيح مسلم، كتاب الحج، رقم: 3278.

تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ‘‘ ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، سچ کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے تمام لشکروں کو شکست دے دی۔‘‘

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دعائے اسم اعظم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ (الاخلاص: 1 تا 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔‘‘

حدیث: 23

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ سَمِعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ سَأَلَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، اَلَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِ أَجَابَ.)) [1]

---

[1] مستدرك حاكم: 1/4-5، سنن ابوداؤد، كتاب الوتر، رقم: 1493، سنن ابن ماجه، رقم: 3857۔ حاکم اور محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

''اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْأَلُكَ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ جنا ہی گیا اور کوئی بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس اسم کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عنایت فرماتا ہے، دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے۔''

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات جنت میں داخلہ کا سبب

حدیث: 24

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاكٍّ فِیهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہ گواہی دی کہ: ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں'' اور پھر جس نے گواہیوں میں شک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 138.

حدیث: 25

((وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِیَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ، يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا.)) [1]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ یقین کے ساتھ گواہی دیتا تھا کہ ''اَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں'' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا ذکر جہنم سے نجات کا ذریعہ

حدیث: 26

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ (فِی حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِی قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِی قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِی قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.)) [2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا ہوگا اور اس کے دل میں

---

[1] مسند احمد: 229/5، سلسلہ احادیث الصحیحہ، رقم: 2278.

[2] صحیح البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ: لما خلقت بیدی، رقم: 7410.

ایک جَو کے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی یعنی ایمان ہوگا۔ پھر ہر وہ آدمی جہنم سے نکلے گا جس نے ”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ “ کہا ہوگا، اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی یعنی ایمان ہوگا، پھر ہر وہ شخص جہنم سے نکلے گا جس نے ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہا ہوگا، اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔“

حدیث :27

((وَعَـنْ عُثْـمَـانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّىْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهٖ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .)) [1]

”اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں جو بندہ یقینِ قلب کے ساتھ پڑھتا ہے، اور اس پر اسے موت آجاتی ہے تو اس پر اللہ جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے، اور کلمہ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کی شہادت ہے۔“

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا آخری زمانہ میں ذکر

حدیث :28

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝ ﴾ (النحل : 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، لہٰذا تم مجھ ہی سے ڈرو۔“

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَدْرُسُ الْاِسْلَامُ

---

[1] مسند احمد بن حنبل: 63/1، مستدرك حاكم : 72/1 ، صحيح ابن حبان: 696/2۔ حاکم اور ابن حبان نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

كَـمَـا يَـدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتّٰى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ، وَيُسْـرٰى عَـلٰـى كِتَـابِ اللّٰهِ فِيْ لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِـنْـهُ آيَةٌ، وَيَبْـقَـى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْعَجُوْزُ الْكَبِيْرَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ، فَـنَـحْنُ نَقُوْلُهَا. قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ لِحُذَيْفَةَ: فَمَا تُـغْـنِيْ عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسُكٌ؟ فَـاَعْـرَضَ عَـنْهُ حُذَيْفَةُ فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلٰثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُـعْـرِضُ عَـنْـهُ حُـذَيْفَةَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنَجِّيْهِمْ مِنَ النَّارِ.)) [1]

”اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش و نگار گھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں، اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا، یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ و حج کیا چیز۔ ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا، اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مرد اور کچھ عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کلمہ سنا ”لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ“ تھا اس لیے ہم بھی یہ کلمہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صلہ نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہوگا تو بھلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے تین بار یہی سوال دہرایا، ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اعراض کرتے رہے۔ پھر ان کے تیسری مرتبہ

[1] مستدرك حاكم: 473/4۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث شرط مسلم پر ہے۔

(اصرار) کے بعد فرمایا: صلہ! یہ کلمہ ہی ان کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کرنے والے جنت میں جائیں خواہ کبائر کا ارتکاب کریں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَ يَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ۚ﴾ (النساء : 48)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ (یہ گناہ) نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔''

حدیث :29

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِی ذَرٍّ .)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہے، اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس

[1] صحیح البخاری، باب الثیاب البیض، رقم :5827.

نے چوری کی ہو۔ میں نے (تیسری مرتبہ بھی) عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو، ابوذر کے عَلَى الرَّغْم وہ جنت میں ضرور جائے گا۔“

کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ایمان کی اہم شاخ ہے

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.)) [1]

”اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ ”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ“ کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔“

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کو دل سے قبول کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٣٥ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝٣٦ ۭ﴾ (الصافات: 35، 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ ایسے لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تکبر کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کیا واقعی ہم یقیناً اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دینے والے ہیں؟“

[1] صحيح مسلم، باب بيان عدد شعب الايمان......، رقم: 153.

حدیث: 31

((وَعَنْ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَةَ الَّتِی عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ، فَرَدَّھَا عَلَیَّ، فَھِیَ لَہٗ نَجَاةٌ .)) [1]

''اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کر لے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا، اور انہوں نے اسے رد کر دیا تھا، وہ کلمہ اس شخص کے لیے نجات (کا ذریعہ) ہے۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی شہادت سب سے افضل بات

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ﴾ (الاسراء: 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا کہ تم اس کے سوا کسی عبات نہ کرو۔''

حدیث: 32

((وَعَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِی سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِی طَوِيلًا حَوَّلَ وَجْهَهٗ إِلَی الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهٗ يَقُولُ: يَا يَا أَبَتَاهُ! أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ اِلَی الْجِدَارِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اِنِّی كُنْتُ عَلٰی أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِی وَمَا

[1] مسند احمد 4/1، تاریخ بغداد: 272/1۔ شیخ شعیب نے اسے شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔

أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّیْ، وَلَا أَحَبَّ إِلَیَّ أَنْ أَکُونَ قَدْ اسْتَمْکَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ لَکُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِی قَلْبِی أَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ یَمِینَكَ فَلْأُبَایِعْكَ فَبَسَطَ یَمِیْنَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ یَدِی، قَالَ: مَا لَكَ یَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: اَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ یُّغْفَرَ لِی، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ، وَمَا کَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِی عَیْنَیَّ مِنْهُ وَمَا کُنْتُ أُطِیقُ أَنْ أَمْلَأَ عَیْنَیَّ مِنْهُ، إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ اَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِاَنِّی لَمْ أَکُنْ أَمْلَأُ عَیْنَیَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَکُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وُلِّیْنَا أَشْیَآءَ مَا أَدْرِی مَا حَالِی فِیهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِی نَآئِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِی فَشَنُّوا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِیمُوا حَوْلَ قَبْرِی قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی أَسْتَأْنِسَ بِکُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّی.)) [1]

''اور حضرت ابن شماسہ مہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور دیوار کی طرف اپنا رخ کیے ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے ان کو تسلی دینے کے لیے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی کریم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟

[1] صحیح مسلم، باب کون الاسلام یهدم ما قبله ......، رقم: 321.

کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم ﷺ نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے (دیوار کی طرف سے) اپنا رخ بدلا اور فرمایا: سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لیے) تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر (خدانخواستہ) میں اس حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کا حق ہونا ڈال دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا اپنا ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا عمرو یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا، کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہوجائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قصہ ہی پاک کر دیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتی ہے اور حج بھی پچھلے سب گناہ معاف ختم کر دیتا ہے۔ یہ دور وہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر

مر جاتا تو امید ہے کہ جنتی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیسرا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہوجائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شوروغل کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کرچکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہوجاؤ تو) میری قبر کے پاس اتنی دیر (ضرور) ٹھہر ہی جانا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہوجائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔''

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا اقرار

حدیث: 33

((وَعن عبادة بن الصامت قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَـنْ شَهِـدَ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ .)) [1]

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ''اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ'' کہا تو اللہ نے اس پر جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے۔''

حدیث: 34

((وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 142.

أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سچے دل سے یہ شہادت دیتا ہے کہ "لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں'' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔''

حدیث :35

((وَعَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : خُذُوْا جُـنَّـتَـكُـمْ ، قُـلْـنَـا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ؟ قَالَ: لَا؛ جُـنَّـتَـكُـمْ مِنَ النَّارِ ، قُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا الـلّٰـهُ ، وَالـلّٰـهُ أَكْبَـرُ ، فَـإِنَّـهَـا يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ ، وَمُقَدَّمَاتٍ ، وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا بچاؤ (اسلحہ، ڈھالیں) تھام لو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا دشمن آ گیا ہے کہ ہم اپنے ہتھیار اور بچاؤ اختیار کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن تو نہیں آیا لیکن تم جہنم سے اپنا بچاؤ اختیار کر لو (اور وہ یہ ہے) کہ تم کہو: ''سُبْـحَـانَ الـلّٰـهِ ، وَالْـحَـمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' کیونکہ یہ چیز آگے قیامت کے دن کام آنے والی اور نجات دلوانے والی ہوگی اور یہی باقی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 128.

[2] مستدرك حاكم: 1985، المعجم الاوسط للطبرانی: 4027، السنن الكبرى للنسائی: 10617، السلسلة الصحيحة: 3264.

رہنے والی نیکیاں ہیں۔"

حدیث: 36

((وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیّ، وَأَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰی مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، كُتِبَ لَهُ بِهَا عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، مَنْ قِبَلِ نَفْسِهِ، كُتِبَ لَهُ بِهَا ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً.)) [1]

"اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے چار کلمات پسند کیے ہیں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" جس نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہا، اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس برائیاں معاف کردی جائیں گی، جس نے "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہا، اس کے لیے بھی اتنا ثواب ہوگا، جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا، اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر وثواب ہوگا اور جس نے اپنے دل سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" کہا، اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس برائیاں معاف کردی جائیں گی۔"

---

[1] مسند أحمد : 8093، النسائی فی الکبریٰ: 10608، صحیح الترغیب والترهیب : 1554.

حدیث: 37

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ .)) [1]

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" اور پھر کہے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" ''اے اللہ! میری مغفرت فرما'' یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور (نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔''

حدیث: 38

((وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ، فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .)) [2]

---

[1] صحيح بخاری ، رقم : 1154 .

[2] سنن النسائی ، رقم : 924 ، إرواء الغليل ، رقم : 303 - محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں لہٰذا آپ مجھے وہ چیز سکھادیں جو مجھے اس کی جگہ کافی ہوجائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ، أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہتے رہو۔''

زندگی کے آخری لمحات اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار

حدیث: 39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوْحٍ ابْنَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: اَوْصٰى نُوْحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَابُنَيَّ اِنِّىْ أُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ. أُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِىْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ، وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فِىْ كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَى اللّٰهِ، وَبِقَوْلِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ، فَاِنَّهَا عِبَادَةُ الْخَلْقِ، وَبِهَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُهُمْ، وَاَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ، الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ، فَاِنَّهُمَا يَحْجُبَانِ عَنِ اللّٰهِ.))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے

---

[1] مسند أحمد، رقم: 6594، أدب المفرد، رقم: 548، مستدرك حاكم: 48/1۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بیٹے کو کی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے کہنے کا حکم کرتا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان و زمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے گا، اور اگر تمام آسمان و زمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تکبر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔"

حدیث: 40

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ.)) [1]

"اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ راوی

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: 6510.

کو شبہ ہوا کہ یا ہانڈی کا کونڈا تھا۔ آنحضرت ﷺ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالنے لگے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے۔ ''فی الرفیق الاعلیٰ'' یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک قبض ہوگئی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔''

حدیث: 41

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) [1]

''اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا (مرتے وقت) آخری کلام ''لَآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ'' ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح سنن ابى داؤد للالبانى، الجز ثانى، رقم :3673.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم .

2: الـجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، 1398هـ .

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .